REGISTERED No A 1723



M.B. Khan

جلد ۸ نمبر ۱۲

مضامین غیر

مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

المستیات

پندنامہ میونسپلٹی

بقیہ نمبر ۱۱

صفت جہل

دلا گر خردمندی و ہوشیار   کبھی وہ نردوں کا نہ کر اعتبار
ز جاہل گریزندہ چون تیر باش   لڑا دینگے گھوڑی گر شہیدوں کی لاش
ترا اژدہا گر بود یار غار   مقابل کے ممبر پہ چھوڑو اس کو یار
اگر خصم جانی تو عاقل بود   تو کردے وہ تیری تجاویز رد
چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست   و لیکن پئے ممبران عار نیست
ز جاہل نہ آید بجز فعل بد   ملے ممبری میں اسی سے مدد
سرانجام جاہل جہنم بود   پئے ممبری جاہلی مستند
سر جاہلان بر سر دار بہ   کہ گو چند مفلس نہ زردار بہ
ز جاہل حذر کردن اولے بود   کرے ووٹ دینے میں گر رد و کد

مذمت عدل

چہ باید ترا این ہمہ کام داد   کتاب مروت کو گدھے پہ لاد
چو عدل ست پیرایہ خسروی   مکن کج روی تا کہ ممبر شوی
ترا حکمت پائداری کند   زبان شستق چو یاری کند
چو نوشیروان عدل کرد اختیار   نہ زیبد پئے ممبران زینہار
ز تاثیر عدل است آرام ملک   نہ آرام بہ شد سرانجام ملک
جہان را بہ از عدل معمار نیست   ز عمران مگر شہر را کار نیست
ترا زین رہ آخر چہ حاصل شود   کہ خلقت زدست تو بسمل شود
اگر خواہی از نیک بختی نشان   گرا دے غریبوں کے سارے مکان
رعایت مدہ نیز از رعیت مدار   شو از مال اخیار دولت مدار

صفت بیداد

خرابی نہ بیند از چنین جہان   مگر ہے یہی عادت ممبران
بہ از خدمت ظلم در ہیچ حال   حکومت جتا دل کی حسرت نکال
کسے کو نشد ظلم در جہان   خدائی مسلم ہے اس کی یہاں
ستم کش گراسے بیمار زر دل   تو پھر ڈھونڈھ تو کوئی جو حیا کا بل
مکن بر ضعیفان بیچارہ زور   گھڑا ڈال دینگے شہیدوں کی گور
بآزار مظلوم مائل مباش   ز بد بیکسان خانہ غافل مباش
مکن مردم آزاری اے تندرے   تو اپنے بنا گرچہ ہوں گھر پرائے
ستم بر ضعیفان مسکین مکن   تجھی ممبری کی ہے گر تجھکو دھن

مدحت قناعت

دلا گر قناعت بدست آوری   ملے بھنگیوں کی مجھے افسری
اگر تنگدستی ز سختی منال   کہ ٹیکس است گنجینہ بے زوال
ندارد خردمند از فقر عار   خصوصاً کھلا ہو جو رشوت کا غار
غنی را زر و سیم آرائش است   چو ممبر شدی ہر دو ہیشت پیش ست
غنی گر نباشی مکن اضطراب   کیے جا غریبوں کے گھر تو خراب
قناعت بہر حال اولے ترا است   بھلکس رے نہ آتا کہ آجائے دست
ز نور قناعت برافروز جان   کہ تاریکی حرص سے ہو امان

صفت حرص

آیا مبتلا گشتہ در دام حرص   تو سن دل کے کانوں سے پیغام حرص
مکن عمر خود صرف تحصیل مال   کہ زر سے کے اگلی کی کر دیکھ بھال
ہر آنکس کہ در بند حرص اوفتاد   ملا اسکو میونسپل کا مفاد
گرفتم کہ اموال قارون ترا است   ہر گز نہ افزودن زر روا ست
بخواہی شد آخر گرفتار خاک   تجا ممبری اور حکومت کی دھاک
چرا می گذاری تو سودائے زر   عقوبت سے عقبیٰ کی ہرگز نہ ڈر
چرا می کشی محنت از بہر مال   پرانے مکان سے خزانے نکال
چہ می دادہ دل بہ نقش درم   نہ کر ٹیکس میں ایک پیسہ تو کم
اگر عاشق روئے زر گشتہ   نکال آمد زر کی صورت نئی
مبادا دل آن فرومایہ شاد   کیے حرص کو جو کوئی تیسرا ہو

صفت طاعت

کسے را کہ اقبال باشد غلام   کرے میم صاحب کو جھک کر سلام
نشاید سر از بندگی تافتن   جو کھائی ہو صاحب کے ہمراہ لفٹن
سعادت ز طاعت میسر شود   ہر آنکس کہ فرمان بود سر شود
اگر بندگی از بہر طاعت میان   بندہ مر لیپٹنگ در حاکمان
ز آب عبادت وضو تازہ دار   خدمت خیر ہے حاکموں کا ڈکار
نماز از سر صدق برپائے دار   جو حاکم رسی کا ہو امیدوار
ز طاعت بود روشنائی جان   پسول مین مین کر تو اسکو عیان
پرستندۂ آفرینندہ باش   اجازت جو دے حاکم خوش معاش
اگر حق پرستی کنی اختیار   نہ دو شرموں حاصل تجھے زینہار
سر از جیب پرہیزگاری برآر   ببین صورت ممبری آشکار

زتقوی چراغ روان بر فروز — اگر چرہ دست و رگرس کو روز روز
کسے را کہ او شمع باشد شعار — کہیں اے شہیدوں کے کہنہ مزار

درحال نفس

دلا ہر کہ محکوم شیطان بود — زاحکام تو می گریزان بود
کسے را کہ شیطان بود پیشوا — اُسے پاک ایماد ہی میں ہو گیا
دلا عزم عصیان مکن زینہار — نہ کر غصب کر تو گنہ میں شمار
کند نیک بخت از گنہ اجتناب — مگر جبکہ ہونے لگے انتخاب
مکن نفس امّارہ را پیروی — جو معمول یک عامل معنوی
اگر برنتابد ز عصیان و لت — تو گرواوے سارے محلہ کی چھت
مکن خانۂ زندگانی خراب — پھنچ کر انہ گری میں شرکوں ہر آب
اگر دور باشی ز فسق و فجور — تو بہتر کہیں کس طرح جی حضور

خطاب بہ ساقی

بدہ ساقیا آب آتش لباس — کہ بجتی نہیں اب تو بے مے پیاس
مے لعل در ساغر زر نگار — بیار اے پری چہرہ ساقی بیار
خوشا آتش شوق مے بیل — کہ ہر ایک ووٹر پہ لٹو ہے دل
بیار آن شراب چو آب حیات — نہ سن اہل ایمان کی تو کوئی بات
خوش آن دل کہ دارد تمنائے ووٹ — وہی دوست ہے جو کہ دلوائے ووٹ
خوش آن دل کہ خواہست رہبری — وہی ہے بہادر وہی ہے جری

درصفت کذب

کسے را کہ راستی گشت یار — نہ ڈالے گا کھائے وہ لڈو ہزار
کسے را کہ گردد زبان دروغ — سے جھوٹے سالن میں نان دروغ
دروغ آدمی را کند شرمسار — وکیلوں کا لیکن یہی ہے شعار
زکذاب گیرد خردمند عار — جو ووٹر ہو جھوٹا تو آتا ہے پیار
دروغ اے برادر مگو زینہار — مگر ہاں کیٹی میں ہے اختیار
زناراستی نیست کارے بتر — نہیں ہے ممبری میں اس سے حذر

بلندی خیال ممبران

نگہ کن بر این گنبد زرنگار — کہ گمنام اسپر جو ہو اختیار
سراپردہ چرخ گردندہ بین — کہ نقشہ یہاں اسکا دخل نہیں
یکے پاسبان و یکے بادشاہ — یہ دونوں ہیں انسان بے اشتباہ
یکے خادمان و یکے دردمند — ہیں پلے ترازو کے پست و بلند
یکے تاجدار و یکے باج دار — زمیندار ہے ایک اک کاشتکار
یکے بر حصیر و یکے بر سریر — مگر ووٹ دونوں کا ہے ناگزیر
یکے بینوا و یکے مالدار — کوئی سر ہے گنجا کوئی بالدار
یکے در عنا و یکے در غنا — یکے در خراب و یکے در بنا
یکے تندرست و یکے ناتوان — کوئی شیوا ہے کوئی گھیان

یکے در صواب و یکے در خطا — وہ ووٹر کو دے یہ بتائے دھتا
یکے نیک کردار نیک اعتقاد — جو ممبر ہے رکھتا نہیں ہے عناد
یکے نیک خلق و یکے تند خو — یہ دعدے کا پکا ہے وہ حیلہ جو
یکے در تنعم یکے در عذاب — یکے خان بہادر یکے بے خطاب
یکے در جہان جلالت امیر — بہ رشوت گرفتہ ہست مال کثیر
یکے در گلستان راحت مقیم — کسی کا ہے دل مفلسی سے دو نیم
یکے را برون رفت زاندازہ مال — کسی کو ہے چلنی بھی دینا محال
یکے چون گل از خرمی خندہ زن — کہ اب پھنس گیا ممبری کا پرچن
یکے بستہ از بہر طاعت کمر — ملے ووٹر کی کے بہانہ سے زر
یکے را شب و روز مصحف بدست — الکشن میں ہونے نہ پائے شکست
یکے بر در شرع مسمار وار — کہ مفتی کے فتوے کا دے اشتہار
یکے مقبل و عالم و ہوشیار — یکے مدبر و جاہل و نابکار
یکے غازی و چابک و پہلوان — کرے ہاتھا پائی سے ووٹر کی جان

نصیحت بہ ممبران

ازین پس مکن تکیہ بر روزگار — کہ ہے ممبری اسطرح کا قمار
مکن تکیہ بر دور گرب بے عدد — گرائے گی ٹھوکریں لیا مد
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم — کریں گے دغا لیکے ووٹر درم
مکن مدکہ بہ بینی از یار نیک — پلا جائے ان کو کھلا ان کو کیک
بساتند گردان لشکر شکن — جنسے بورڈ میں بھوے اپنا چین
بسا ماہرویان شمشاد قد — نہ عشاق کی کر سکے کچھ مدد
بساد ر بایان نو خاستہ — الکشن میں گر اُ گئے بر راستے
بسا نامدار و بسا کامگار — ہوے مگر اہل دغا کے شکار
شہ دلبرین منزل جانستان — کہ بدنام ہوتا ہے ممبر یہاں
مستہ دلبرین کا رخ خرم ہوا — کہ ہے فی الحقیقت یہ جلتا توا
نصیحت سن اے عاشق ممبری — کہ پیدا ہے ووٹر میں خود سری
نہ لڈو کھلا اور نہ پیڑے کھلا — انجمن حریت کے تھپیڑے کھلا
نہ تو مرنا قفس سے نقطین لکھا — نہ حیوان نا ہیں کو خشکا کھلا
نہ چھپیں تر کے لگا تو شرر — کہ آتش نہ دارد و جز آتش ثمر
نہیں ذوق ہم لیتے کر کے ٹھگی — یہاں تو فقط کام ہے دل لگی
جو سوراج کی راہ میں سنگ ہے — وہ شمشیر خامہ سے ہو رنگ ہے
حسد ہے کسی سے نہ ہے دشمنی — کہ دل ہے ظرافت سے اپنا غنی
مقابل ہوا اپنا کوئی اگر — تو ہم سے ظریفوں کو کیا اسکا ڈر
بس الست طلب روک نوک قلم — ظرافت سے تیری پریشان ہیں ہم
سنہ دلبرین و ہر نا پائدار — نہ سعدی ہیں یک سخن یادگار

راقم — ظریف زبردست تمست وارثی شاہ پوری

ایک زنانہ اسکول کا وار ورک

خدایا خیر کرین ہر بر پیکار استانی
کھینچے ہین خنجر ابرو۔ زبان پر ہے رجز خوانی
مبارزت کا شوق لڑکون کون بونے والون کو۔
پریون کی بالی دیکھنے کی عادت فہیمون کو ہوگا۔
کسی کمانی مین ہے سے

لوٹی پالین — ہاشتی پالین لال
کبوتر اڑائین جو ٹھٹے جو کمین برا لال

جب وہ ہیں ڈربے مین نہ اس کا بُک مین نہ وہی پنجرے مین نہ اس ڈھابی مین یہان خاص الخاص شرف المخلوقات کی زنانہ جنگ کا مزہ پڑا ہے کوئی جنگ اس سے زیادہ پرلطف ہے نہ کوئی بازی۔ اللہ کی عنایت سے استانیون کا دبدبا لڑکیون کی چہرے سے ورست ہر وقت لڑائی پر مستعد۔ جی بہلنے کا سامان ہر گھڑی موجود۔ ایک گرہ ہے دوسری کھلی۔ مدرسہ کے صحن مین اکھاڑا تیار۔ مسند مین بچارے خود معترض ہوتے کہ ایسی لڑنا کا جھگڑا کا استانیان لڑکیون کے اخلاق پر برا اثر ڈالین گی مگر شاید انھین معلوم نہین کہ ہندوستان مین ساس بہو دیورانی جٹھانی نند بھاوج کی لڑائی فطرت کا ایک قانون ہے جسکے خلاف کوئی نظیر مشکل سے ملے گی۔ جو لڑکیان زیر تعلیم ہین وہ آگے بڑھکے کسی کی نند کسی کی بھاوج کسی کی بہو کسی کی دیورانی کسی کی جٹھانی ضرور ہونگی پس اگر ابھی سے ان کو باقاعدہ جنگ و جدل کی تعلیم نہ دی گئی تو آیندہ انکے واسطے خانگی جنگ کا میدان سر کرنا مشکل ہوگا۔ پرانے زمانے کی ایک حکایت مشہور ہے کہ چچا سعدی کسی شہزادے کے اتالیق مقرر ہوے۔ کچھ دنون بعد بادشاہ نے اتالیق سے دریافت کیا کہ کہیے حضرت آپکا شاگرد فارغ التحصیل ہوا یا نہین۔ چچا نے فرمایا کہ ایک روز کی تعلیم اور باقی ہے۔ خداوند ایک گھوڑا ساز و یراق سے آراستہ عنایت فرمائین تاکہ تعلیم کی رہی سہی کسر بھی نکال دی جائے۔ خاصہ کا گھوڑا عنایت ہوا۔ صبح کو چچا سعدی نے گھوڑے پر سواری کا حکم دیا اور شہزادے کو پیس دوشی کی خدمت سپرد کی۔ آگے آگے گھوڑا پیچھے پیچھے شہزادہ زین پوش کا کونا تھامے دوڑتا جاتا تھا اتفاق سے شہزادے کے ہاتھ سے زین پوش کا کونا چھوٹ گیا چچا سعدی نے دو کوڑے ایسے رسید کیے کہ شہزادہ صاحب تلملا گئے۔ سبق کے بعد چچا سعدی گھوڑے سے اترے ہاتھ باندھ کے شہزادے سے معذرت کی کہ حضور کو دو کوڑے لگانے کا صرف یہ منشا تھا میں نے علاوہ اسکا تجربہ بھی کرا دیا۔ جب کبھی سائیسون کو ٹھوکنے کی ضرورت ہو تو ان کوڑون کی لذت نہ بھولیے گا۔ یارو اگر چچا سعدی شہزادہ زنی مین برسر حق تھے تو استانیان بھی زبان درازی و دیگر لڑائی جھگڑون کی تعلیم دینے مین برسر باطل نہین ہین یہ علاوہ معلمات اکثر اوقات ہو جہ تیار رکھتی ہین اگرچہ تعلیم گیتی کے متعلق کوئی خبر نہین لگی تاہم اگر یہی لیل و نہار ہے تو کبھی ان کا مجادلہ و مناظرہ ترقی کرکے محاربہ سے ڈنڈا لاوے گا۔ ان محترم معلمات مین ایک افسر ہے ایک نائب افسر کی نسبت سنا گیا ہے کہ ابھی نوخیز ہے تجربہ کار نہین۔ گیلی اور بے زبان ہین مگر اقبال جو ہیں کے کبھی کے بھی چپتا ہوتا ہے بیچاری جب اپنی نائب کے ہتے سنتے عاجز ہو جاتی ہین تو زبان کھولتی ہین۔ ادھر دو ہونٹ کھولے ادھر گراب چلی۔ وہی مثل ہے کہ آؤ پیچ میں لڑو بین کہان رہ گئے ہماری بات۔ کہان لگا اپنے ہوتون سو آرن کو گھونگھڑی کو ستی ہے۔ چلیے پیچ پڑنے لگی۔ علاوہ ازین تدریجی انقلاب اس کا مقتضی ہے کہ موجودہ سنبھالنے عورتین جائین گی اور بچہ پالنے گھر دیکھنے بھالنے کی خدمت مردون کے سپرد ہوگی پس ان عاقبت اندیش استانیون نے اگر ابھی سے رنگروٹ تیار کرنے مین لگا دیا تو کوئی وجہ اعتراض نہین۔ نہ ہم صیغہ تعلیم کے افسرون کی توجہ سے اپیل کرنا چاہتے ہین کہ یہ سی کو اگر کوئی یہ علیحدہ کر دی گئی تو لطف جاتا رہیگا۔ کھانا کبھی چیل پہل پیروں پڑ جائیگی دوسری بات یہ کہ مدرسہ سے متصل ایک حکیم صاحب کا مطب ہے یہ مطب اکثر خالی مبتلا رہتا تھا مریض سروج باسوری کی طرح ہر طرف دوڑتے دوڑتے پھرتے تھے مطب کی طرف کم توجہ کرتے تھے۔ مگر جب سے استانیون کا بحران ہدی شروع ہوا ہے اسوقت سے اس کس مپرسی کا ازالہ ہونے لگا ہے گویا مرض کو جب اسلامین کا سسن پالیا ہوتے پر وہ ت کی طرح مریض پر مریض آتے ہین۔ چونکہ حکیم صاحب مین بفضل حذاقت کی کمی نہین لہذا شفا حاصل کرکے جاتے ہین البتہ درد سر کی شکایت زیادہ رہتی ہے اور حکیم صاحب کو گل بکاین۔ صندل سفید کا ضماد زیادہ تجویز کرنا پڑتا ہے تو وجہ کیا؟ استانیون کی صلح انگیز لڑائی سنتے سنتے سر پھٹا جاتا ہے۔ حکیم صاحب کو امراض نسوانی کے علاج مین یدطولی حاصل ہے ہم نے ان سے فرمائش کی کہ حضرت ذری اپنے کہنہ قانون مین مرض تشنج المعلمات کا نسخہ لگے ہاتھون ڈھونڈھ ڈالیے مگر حکیم صاحب ذوالفنون ہو گئے جواب کی سے ہیبت شد۔ اتفاقاً اب ہم سمجھے شاید انھین اندیشہ پیدا ہوا کہ مطب کچھ احتیاط کی علت نہ گھیرے ارے ہان خدا خدا کرکے تو دوڑتا ہوا ہان خیال کہ ان علاموون کا مجادلہ بھی سوء القنیہ ہے کہین ایسا نہو کہ استغاثہ کی صورت اختیار کرکے مجھ پر مسلط ہو جائے اور لینے کے دینے پڑین۔ مالی پاپی کے کوسنا پڑے۔

الغرض ہم اپنے مزے کی چاٹ مین ہین اور حکیم صاحب لطیف تدبیر کی فکر مین نہ ہم چاہتے ہین کہ یہ لطف نہ حکیم صاحب کی خواہش ہے کہ اس مادہ کا استفراغ ہو جن حضرات کو یہ محاربہ ناگوار ہے انھین منتظر رہنا چاہیے انشاء اللہ طبیعت مدبر بدن ہے ممکن ہے کہ کوئی صاحب اس ادھیڑبن مین ہون کہ جب استانیان لڑتی ہین تو لڑکیان کیا کرتی ہین لہذا انھین معلوم رہنا چاہیے کہ ہڑدنگا اور گرگین کھیلتی ہین۔ نہ ہین طالب علم سے امید ہے کہ جو پیارے پیارے الفاظ انکی استانیان لڑائی کے وقت زبان کی نوک کتری سے نکالتی ہین انکو دیکھا کاپی پر لکھتی اور چڑھاتی رہین گی۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آئی

پسسرال کا کام آمین۔ والسلام۔

راقم ——

خواہ مخواہ جرولی

میونسپل الکشن

اور

منقع آرا بیگم کی مزیدار گفتگو

بیگم "ہوئی یہ آج کیا پڑا پایا ہے جو یاسی مینا کی طرح باچھیں چیرے ہنستے کھلکھلاتے تیتسی بجاتے چلے آتے ہو۔ ذری ہم بھی تو سنین۔ کوئی ہم دشمن تو ہین نہین جو تمھاری خوشی سے جلیں گے"

مین "اہا ہا۔ اہو ہو۔ وہ مارا۔ مین پہلے ہی کہتا تھا یہ کانگریس والے بے وقوف لا مذہب۔ احمق جاہل۔ بے دین ہین۔ دیکھو یہ تبلیغ حق ہے۔ اس مین لکھا ہے بے رحمی اور لامذہبی کے فتنہ سے بچو"

بیگم "بے بس بیٹھو۔ تمھاری تو وہی مثل ہے نہ پانی کے اوپر نہ پانی کے نیچے۔ کل کانگرس ہی کی جے بولتے تھے۔ نگوڑا کیا اردے کی اچکین پہنے پھرتے تھے آج وہی کانگریس والے ایسے برے ہو گئے کہ ان کی نفرینیان اڑائی جاتی ہین۔

مین۔ تو کیا مین ہندوؤن کو تھوڑی کہتا ہون۔ وہ سب کے سب اپنے مذہب کے پابند ہین۔ کوئی پنڈت ہے کوئی بھاتا ہے کوئی جگت گرو ہے"

بیگم "یہ کہو نا تو مسلمانون پر زبان صاف کر رہے تھے یہ بھی ایک ہی ہوئی۔ مولانا ابوالکلام......"

مین۔ کیا واہیات بکتی ہو۔ سچ ہے عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔ بھلا اُن کا یہان کیا مذکور ہے"

بیگم "کیون وہ کانگریس میں شریک نہیں ہین ؟۔ جلسون مین نہین جاتے ؟"

مین "جاتے تو ہین مگر وہ عالم آدمی ہین کچھ اسلام کا فائدہ دیکھا ہوگا جب تو شریک ہوئے علاوہ ازین جلسون مین شریک ہونے سے کیا ہوتا ہے ؟"

بیگم "حضرت مین ہی نے دو حکیم حافظ محمد اجمل خان۔۔۔

مین "یہ پھر وہی بے تکا پن۔ وہ بھی ایک فاضل دیندار مسلمان ہین۔

بیگم "وہ بھی نہ سہی۔ مولوی آزاد سبحانی۔"

مین "تم عجب بیچیز ہو۔ ایسے نام چن چن کے لیتی ہو کہ کچھ کہتے نہین بنتے۔ بھلا ان کے ایمان مین کون شک کر سکتا ہے ؟"

بیگم "اب مین کبھی تم حسرت موہانی۔ مولانا محمد علی مولانا شوکت علی کو کہتے ہو۔

مین "چپ رہو۔ اسی سے مین تمھارے سامنے باہر کا حال نہین کہتا۔ یہ شیدائیان ملک و مذہب ہین انکے نام کے ساتھ زبان جل جائے جو کوئی گستاخی کا کلمہ نکالے"

بیگم "یا اللہ پھر تم کن مسلمانون کو برا بھلا کہتے تھے۔ اپنے نہین ؟"

مین "بھئی عجب جاہل سے سابقہ پڑا ہے"

بیگم "جاہل ہو گئے تم آپ۔ یا تمھاری بی جاہلیا جان نگوڑی میرے منہ نہ لگنا۔ وہ دیکھو آنکھون سے۔ ابھی ماماجی شکر کی پڑیا لائی ہین ایک اشتہار ہے۔ حکیم صاحب اور مولوی عبدالکلام صاحب دونون نے اسپر دستخط کیے ہین۔ کہ کانگریس والے اور خلافت والے مسلمانون کو رائے دو"

مین "ابھی ان کانگریس والون کی یہ بھی ایک چال ہے۔ انکے پاس گئے ہونگے ہاتھ جوڑے ہونگے انھون نے ان کی خاطر سے دو کلمہ لکھ دیے"

بیگم "اے ہے تو یہ لوگ ایسے موم کی ناک ہین کہ جسکا جو جی چاہے اُن سے لکھوا لے ؟ ابھی تو تم کہتے تھے عورت ذات نگوڑی ناقص العقل ہوتی ہے۔ اب تم بڑے بڑے مردوں کو اپنے منہ سے بے عقل بنانے لگے۔ اچھا جو یہ لوگ ایسے ہی سب کے کہنے سننے مین جھٹ سے آجاتے ہین تو جائیے آپ کو میری جان کی قسم میری بیٹی کھائیے مجھی کو ہے ہے کرے جو ابھی ابھی پچاس ہزار کی ایک دستاویز نہ لکھوا لائے۔

ہندی نالش کرکے روپیہ لے لونگی۔ پچیس ہزار اپنی بی جاہیتی جان مالزادی کو دے دیجیے گا۔ پچیس ہزار ہندی نے کے گہنا بنوائے گی۔ نے بس اُٹھیے دیکھیے مین نے اپنی جان کی قسم دی ہے۔ میرا خون بہت ہلکا ہے جو ذری دیر بھی میلا ہوا تو نگوڑی جاہیتی جان کو کوس کوس کے کھا جاؤنگی۔ سچ کہتی ہون ابھی جو اٹھوا کے اندر ہولی کی لاش بچ بچاتی نہ جائے تو جب ہی کہنا۔ اور ہان یہ تو بتاؤ یہ "تبلیغ حق" کس نے نکالا ہے"

مین "وہ بھی ایک عالم ہین"

بیگم "ویسی وہ تو اپنے تئین شہید لکھتے ہین۔ ان کو ڈر بھی نہین لگتا"

مین "کیون ڈر کی کونسی بات ہے"

بیگم "اے کچھ نہین آجکل شہید کی کوئی قدر نہین کرتا۔ کہین لوگ سچ مچ کا شہید نہ سمجھ لین جو نالے کی ہوا کھانی پڑے"

مین "کیا بکتی ہو توبہ کرو۔ علما کی نسبت زبان کھولتی ہو۔ کافر ہو جاؤگی"

بیگم "جن لوگون نے سچ مچ شہیدون پر آفت توڑی وہ پکے مسلمان رہے مین نے جو ذرا سے دو لفظ کہدیے تو کافر ہو گئی۔ جو آج میرا بھی کوئی عزیز مولوی ہوتا تو بتا دیتی۔ اے کیون نوج ایک تم مسلمان ہو۔ باقی دُنیا کافر ہے۔ ہوش کی دوا کرو۔ آخر مین کہتی ہون یہ کس بات پر کفر اور اسلام اچھلا ہے"

مین "تم تو ہو نری بیوقوف ساری زریت سن گُنکین پھر پوچھتی ہین زلیخا زن بود یا مرد ؟ بات یہ ہے کہ میونسپل کے ممبرون کے انتخاب کا زمانہ آگیا ہے۔ کچھ لوگ دعوے کرتے ہین کہ ہمین کانگرس اور خلافت کمیٹی نے اس کام کی اجازت دی ہے۔ دوسرے کہتے ہین کہ یہ غلط ہے"

بیگم "کیا کانگرس اور خلافت کمیٹی ایک ہے"

مین "نہین خلافت کمیٹی نے اختیار دیا تھا کہ تم ہی مسلمان ممبر بھی انتخاب کرو"



گاؤزوری کا عمل اور ناتمام اصلاحات کا کچومر

کسے نہ ماند کہ دیگر بتیغ ناز کشی ۔ مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

بیگم :۔ پھر اب کاہے کا جھگڑا رہ گیا ہے اُنھوں نے خود ہی تو کانگریس کو اپنا مختار بنایا ہے جیسے تم کہے جاتی ہو جان مردار کو اپنا مختار بنایا ہے جو وہ کہتی ہے وہی تم کرتے ہو۔ اب جو تم اُس کے کہنے پر چلو اور پچھتاؤ تو میں کسی دوسرے کو اولنا کیوں دوں؟

میں :۔ تم تو ہر بات میں چھیڑ خانی کرتی ہو اب میں کچھ نہ کہوں گا۔

بیگم :۔ خفا ہو۔ تمھیں میرے سر کی قسم۔ ہاں کیا پوچھتی تھی؟۔ اچھا پھر وہ کیوں پچھتائے؟

میں :۔ اس وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی معاملے میں ہندو اور مسلمانوں میں تصادم ہو جائے۔

بیگم :۔ یہ کوئی نئی رسم ہے۔ اللہ سچ بتاؤ کیا تمھارے ہندو مسلمان بھی ہوتے ہیں؟

میں :۔ لاحول ولا قوۃ۔ ارے یہ عربی لفظ ہے جسکے معنی ہیں آپس میں ٹکرانا۔

بیگم :۔ تو کیا میونسپلٹی میں مینڈھے لڑتے ہیں؟

میں :۔ استغفر اللہ۔ مینڈھے نہیں لڑتے۔ خیال ہوتا ہے کہ شاید کبھی کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس میں ہندو مسلمان مذہبی اختلاف رکھتے ہوں اور مسلمان دباؤ کھا کے ہندوؤں کی سی کہنے لگیں۔ ارے ہاں کانگریسی مسلمانوں کا کیا اعتبار۔

بیگم :۔ ان کانگریسی مسلمانوں کو پھر سے کلمہ کیوں نہیں پڑھا دیتے۔ کہ ایمان کی میلی ہوئی چادر میں پیوند لگ جائے۔ اور جو ایسی بے اعتباری تھی تو ان کو خلافت میں کیوں شریک کیا تھا۔ ستا میری طرف سے مولوی صاحب کو پیام دیدو کہ کہہ دیں یہ لوگ خلافت کے قریب تو پھٹکنے پائیں۔

میں :۔ اوفوہ! تم تو خدا جانے کیا دور کی تباہی بکنے لگتی ہو۔

بیگم :۔ سچ ہے تم ان بیچاروں کو بے دین کہتے ہو۔ ایمان کا بھا جاتا ہے۔ اس اشتہار میں بھی ہے کہ اقرار نامہ لکھنے کو ان سے کہا گیا جیسے ہو روشنی نہ ہو۔ پھر کیا بلوؤں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

میں :۔ لاحول ولا قوۃ۔ ارے یہ تو ایک خیال تھا۔ اُسی خیال پر عہد نامہ پر دستخط کرنے کی فرمائش ہوئی وہاں ایمان تھا کہ وہ جلد دستخط کیا کرتے تھے۔

بیگم :۔ تو کہا آئی نہ وہی بات؟ اب دنیا یہی سمجھے گی کہ جنھوں نے دستخط کیے وہ مسلمان ہیں اور جنھوں نے انکار کیا وہ بے دین ہیں۔ اللہ ایک بات پوچھیں بتا دو گے؟ کیا میونسپلٹی بھی کوئی بڑی مسجد ہے جہاں ایمانداروں کے سوا ڈھلمل یقین آدمی نہیں جانے پاتے جو یہی بات ہے تو پھر مکہ سے شریف کو بلا کے ممبر کیوں نہیں بناتے۔ ہمارے یہاں بی مغلی آتی ہیں بیچاری کیسی نماز گزار کیسی پرہیزگار ہیں ان کو یہ عہدہ دلوا دو۔ بیچاری خوشی سے ممبر بن جائے گی تمھیں ثواب ہوگا حرام حدیث بھی جانتی ہیں۔ دو چار مذہبی کتابیں بھی پڑھ لی ہیں۔ کوئی ہندو اگر پوچھے گا تو مسئلے مسائل بتا دیں گی دیکھو وضو یوں کرتے ہیں کلمہ یوں پڑھتے ہیں نماز یوں پڑھو۔ میری جان دوست میں تو خود جناب مولوی صاحب ممبر بن جائیں تو اور اچھا ہے۔ آخر یہ اپنا بوجھ ڈھلمل یقینوں پر کیوں لادتے ہیں؟

میں :۔ کچھ احمق تو نہیں ہو گئی ہو۔ انھیں کیا پڑی ہے جو جا بیٹھیں۔ اُنکے پاس اگر ایسے راسخ العقیدہ پکے مسلمان شریعت سے باخبر لوگ ہوں تو وہ تکلیف فرمائیں وہ اُن لوگوں کو کیوں نہ بھیجیں جنھوں نے دستخط کر دیے ہیں۔

بیگم :۔ اللہ تم سلامت رہو ذرا ان سے نئے عالموں کے نام تو بتاؤ۔

میں :۔ کیسے نئے عالم؟

بیگم :۔ تو کیا بغیر علم کے بھی کوئی شخص مسائل اہل اسلام کو سمجھ سکتا ہے "مذہبی اور قومی حقوق" سے واقف ہوتا ہے "احکام مذہبی سے متعلق امور" اُسکے ناخونوں (ناخنوں) پر لکھے ہوتے ہیں۔ جمہور اہل اسلام کا مفاد خواہ شیعہ ہوں یا سنی معلوم ہو جاتا ہے؟

میں :۔ اوفوہ۔ میونسپلٹی کوئی اصول فقہ کا مدرسہ تو ہے نہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی ایسا مسئلہ چھڑ جائے۔ تو اسکی پیش بندی یوں کی ہے کہ اپنے جانے بوجھے اقراری لوگ بھیجے ہیں وہ عالموں سے مشورہ کرینگے اور جو حکم ملے گا اُس پر عمل کرینگے۔

بیگم :۔ کیا انھوں نے کبھی اور بھی ایسا کیا تھا؟

میں :۔ نہیں پہلے تو مولانا اسی پر راضی نہ تھے کہ کوئی ایسی جماعت میں شریک ہو جو خلاف شرع قانون بنائے اب اتنی ترمیم فرمائی ہے کہ جو کوئی اس اقرار نامہ پر دستخط کر دے وہ جائے۔ باقی اشخاص کو کوئی حق نہیں ہے۔

بیگم :۔ اوئی اچھا جی۔ بھلا ان میں سب نئے آدمی ہیں یا پرانے بھی ہیں؟

میں :۔ کچھ نئے ہیں کچھ پرانے ہیں۔

بیگم :۔ نئے تو خیر مگر پرانے ممبروں نے میونسپل میں کتنی مسجدیں بنائیں کے امام باڑے کھڑے کیے۔ کتنے اولیا کے مزار پر چراغ جلایا آخر تو دس دس برس ممبری کی تو مذہب میں کیا شاخ زعفران لگا دی۔ اور جب مولانا نے شرکت کی ممانعت کی تھی تو کیوں اُنکی عدول حکمی کی۔ کچہریوں میں جاتے ہیں انگریزی قانون نے جو سزائیں مجرموں کے لیے مقرر کی ہیں وہ دیتے ہیں۔

میں :۔ ہائیں ہائیں انگریزی قانون نہ کہو۔ "تعزیرات ہند شریعت" کہو۔

بیگم :۔ اچھا یوں ہی سہی تعزیرات ہند شریعت تعزیرات ہند شریعت تعزیرات ہند شریعت۔ بس اب تو راضی ہوئے۔ تم نے کہا تھا کہ میونسپلٹی کے انتظام سے کوڑا کرکٹ اٹھتے ہیں۔ صفائی ہوتی ہے۔ گو غلیظ بکتا ہو لوگوں پر ٹکٹ (ٹیکس) لگایا جاتا ہے۔ چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ مکان گھدتے ہیں۔ سڑکیں بنتی ہیں۔ ان چیزوں میں شریعت کے خلاف سب کچھ ہوتا ہے اور کچہریوں کے ممبر ہیں جن میں کوئی بات شرع کے خلاف نہیں ہے۔ میونسپل میں جانے کے لیے اقرار نامہ پر شرطیں لگاتی ہیں اور حاکم بننے کے لیے کوئی قید نہیں۔ جو کوئی ایسی باتوں میں انگریزی قانون سے سزا دے تو اسے قانون کی پابندی کرنا پڑے گی چاہے اقرار کرے یا نہ کرے اور جب انگریزی قاعدہ کی

یا بنسی بھی تو یہ اقرار نامہ کیا جائے گا۔ ہم نے تم سے ہزار دفعہ کہا کہ بجا بھتی جان کے کہنے سے داڑھی نہ منڈاؤ۔ پھر تم نے کہیں ہماری بات مانی۔ خیر ہم کیا چیز ہیں خدا کا حکم مانا؟

میں:- لاحول ولا قوۃ یہ بات وہ بات لگا دھر یہ ابھی - ہو تم بڑی ذات شریف۔

بیگم:- بس کھری بات سن کے مرچیں لگتی ہیں۔ تو بہت سی جان لوگوں نے اقرار نامہ پر دستخط نہ کیے۔ جن لوگوں نے وکالتیں چھوڑیں نوکریاں چھوڑیں ان کی بات رکھی مذہب کی لاج رکھی ان سے دستخط کی فرمائش بیکار ہے۔ اور اقرار کرنے کے بعد اس سے پھرنا بڑا اور حد درجہ برا۔ ایسی بات کا اقرار ہی کیا جو [illegible] ایک وہ ہیں جنھوں نے عالموں کے کہتے ہی نوکریاں چھوڑ دیں وکالت سے توبہ کی اور ایک وہ ہیں جنھوں نے بغیر تنخواہ کے اپنے سر پہ سرکاری بیگار لاد دی ہے کوئی وہاں سے تنخواہ نہیں ملتی طلب نہیں ملتی مگر مولوی چھجا کیے انھوں نے استیفا استعفا بھی نہ دیا تھا نہ دیا۔ تمھیں انصاف کرو اقرار نامہ ان کا مضبوط ہوگا یا ان کا۔ اب جیسے تم ہزار مرتبہ قسمیں کھاتے ہو کہ اپنی بی ماجو کا کہنا نہ مانو گے پھر صبح ہوئی اور توبہ ٹوٹی چکن کی آئینہ دیکھا - [illegible] ہاتھ میں لی اور روانہ باشد نہ شرع سر جتی [illegible] شرم معلوم ہوتی ہے۔ بھلا بتاؤ تمھارا کوئی کیا اعتبار کرے۔ اسی طرح آج دیکھو تم نے کہا فلاں شخص سے ہنس کے بات نہ کرنا لیکن ایمان بھری بیٹھی ہیں پوچھو تو کبھی ہنسے۔ اچھا میں تم سے کہتی ہوں۔ مولویوں کے مکان میں باغ ہیں کیا ان کو ووٹ نہ دینا پڑتا ہوگا۔

میں:- ہاں کیوں نہیں۔ سیکڑوں مولوی ووٹ دیتے جاتے ہیں اور ہمیشہ سے جاتے ہیں۔"

بیگم:- تو گویا اس وقت شرع کہاں تھی جو آج مولوی صاحب کو خیال آیا۔ وہی مثل ہے کہ ایک قاضی صاحب [illegible] میں رات بھر گھسے کے دھوکے بیل ذبح کیے [illegible] کا بیٹا سو جاریا۔ [illegible] قاضی صاحب [illegible] بیل کا [illegible] پیشاب خطا ہو گیا تب [illegible] بیل ہے۔

ہم اپنے بچپنے سے میونسپلٹی کا نام سنتے چلے آتے ہیں اسکا کام معلوم ہے مگر مولانا کی آپ ہی تحریر سے بعد معلوم ہوا کہ جیسے آج تک ڈرا کیے وہ گائے نہ تھی بیل تھا۔ نہ کبھی میونسپلٹی کا پیشاب خطا ہوتا نہ بیل کا پتہ لگتا۔ شکر ہے کہ اتنے دنوں بعد بھی معلوم ہوگیا خیر جبھی اپنے آئے گھر سے آئے ہوئے ... گائے کھائی۔ اب کھاؤں تو رام دہائی میں نہ مانوں گی یہ سب ملی بھگت ہے۔ زندہ شہید صاحب دوسروں کو الزام دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے بے اجازت فلاں بات چھاپ ڈالی۔ اور خود اپنے اشتہار کے بارے میں یہ نہیں لکھتے کہ کس کے حکم سے چھاپا معلوم ہوتا ہے شہید صاحب حضرت کو بھی اپنے ساتھ لیا چاہتے ہیں۔

میں:- خدا بچائے تمھاری منطق سے بس اب قصہ ختم کرو۔

بیگم:- اے ہاں - بجا بھتی جان کا قصہ مزا آ دل لگتا۔ میری باتوں سے تو نفرت ہوتی ہی ہے کھری کھری سننے پر کوئی راضی نہیں ہوتا۔ سچ کڑوا تو ہوتا ہی ہے۔

مولانا پنچ!۔ بندہ بیگم صاحب کو ناراض کرنا نہیں چاہتا تھا ورنہ واللہ وہ جواب دیتا کہ یاد ہی کرتیں۔ بہر نوع مصالحت کر لی اور تبلیغ حق سے جتنی خوشی ہوئی تھی اس کمبخت نے خاک میں ملا دی۔

پنچ - جانے دیجیے۔ صبح کو لڈو کھانے سے مزاج ٹھکانے ہو جائے گا۔ فقط

راقم
نادر علی
بقلم
[illegible]

عرس

حضرت شاہ انجام پیر سہار ضلع بارہ بنکی

۱۵ و ۱۶ شعبان المعظم [illegible] حسب معمول ہوگا کی خاص انتظامات کیے گئے ہیں۔ ایک مشاعرہ بھی ہوگا [illegible] تشریف لا کر رونق فرمائیے مصرعہ طرح ہے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

افسانہ قافیہ تھا ردیف۔

المشتہر [illegible] ضلع بارہ بنکی

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بجٹ بحث سے کچھ ایسا فائدہ تو نہیں ہوا لیکن یہ بڑی بات ہوئی کہ اکثر بیکار مصارف کا حال معلوم ہو گیا واقعی بیکار [illegible] چھوڑ کا ال۔ اور یہی بات ہے کہ ۲۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ صرف برطانی قوم کے مذہبی وعظ و پند پر صرف ہوا ہے اور صرف ۲۴–۱۹۲۳ء میں برطانی قوم کی ہر ایک دنیاوی ضرورت ہندوستان سے تو پوری ہوتی ہی تھی عقبیٰ کی درستی بھی ہندوستان کے سر ہے۔

ایکی الکشن بھی واقعی دل لگی کا ہے۔ مولوی صاحبان نے بہ حمایت حضرت باری کوئی دقیقہ مسلم ارکان خلافت و کانگریس کی نسبت سوء ظن پیدا کرنے کا اٹھا نہیں رکھا۔ اس مطلب کے بہ کثرت مضامین موصول ہوئے۔ مگر اب وقت نہیں ہے۔ کل انتخاب کا دن ہے جو کچھ ہونا ہے ہو رہے گا احباب معاف فرمائیں۔

بیرون ہندوستان سب خیر صلاح ہے۔ کوئی جدید خبر نہیں۔ اور ہو بھی تو دیر ہو جائے۔

دو حیرت انگیز کتابین

میزان ایک عجیب و غریب کتاب ہے جسمین بوہرہ قوم کی تاریخ نہایت دلکش پیرایہ مین لکھی گئی ہے اس کتاب مین فرقۂ ... کے اصول و عقائد ... مشہور فرقہ کے درمیانی اختلافات کو سبق آموز ... اور جسمین بوہرون کی وجہ تسمیہ ... معاشرتی حالت ... اخلاق ... ان کے امام اور داعی کی پوزیشن اور ... ان کا جاہ و جلال ... سلسلہ ... ہندوستان آنا ... گجرات اور دیگر حصص ہند مین ان کے مذہب کی تبلیغ و اشاعت اور ان مضامین کا انکشاف ... نام سے گذشتہ سالون مین شائع ہوئے تھے اور اس عظیم الشان مقدمہ کی تفصیل مع تبادلۂ ... ہائیکورٹ ... مکمل ... دیگر مضامین نہایت دلاویز و دلفریب طریقہ پر قلمبند کیے گئے ہین۔

اس کتاب کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب ... سرورق ... صفحات ... خوبیون کے قیمت کچھ بھی نہین صرف ... علاوہ محصولڈاک۔

استدلال ... ہندوستان مین نہایت مشہور ... وکیل مین ... کے مقدمہ مین سیدنا مولانا طاہر سیف الدین صاحب کی طرف سے پیروکار تھے انھون نے ... کو ... جسٹس ... کی عدالت مین شروع کرکے چارون پہر ختم کی تھی یہ بحث ... ایک اعلیٰ درجہ کے مناظرہ ... کم نہین۔ ... عدالت ... اور ... خوبصورتی سے جواب دیئے ہین کہ ایک خاص لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازین ... معلومات بھی یہ بحث نہایت ... مسائل پر مشتمل ہے۔ چنانچہ ... بوہرہ فرقہ کے اکثر مخفی اور حیرت انگیز عقائد اس مین بے نقاب کیے گئے ہین۔ استدلال ... بحث کا ... بحث کے پیشتر ... صفحے مین نہایت مفید ... درج کی گئی ہین۔

اس کتاب کی بھی لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ نفیس چکنا ... صفحات قیمت صرف ... علاوہ محصول ڈاک۔

نوٹ:- کتب فروشون کو معقول کمیشن دیا جائیگا ... معلوم ہو گا۔

ملنے کا پتہ ... مالک مطبع نادری کوٹلہ ... (یو.پی)

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۲ء کی چند ہی جلدین جمع ہو سکی ہین شائقین جلد طلب فرمائین قیمت فی جلد ... مع محصولڈاک۔ (۲) جلد ۶۱ ... نمبر ... ان نمبرون مین ... کے بہترین نمونہ موجود ہین ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہئے فی جلد ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ



ہندوستان کی سب سے زیادہ حیرت انگیز گرانقدر مشہور دوا

سرمۂ اکسیر چشم

ناظرین!

اگر آپ اپنی آنکھوں کو ستارہ کی مانند روشن کرنا چاہتے ہین؟
اگر آپ دنیا کے ... زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہین
اگر آپ ... تمام ... رکھنا چاہتے ہین
اگر آپ ... بڑھانے ... کام ... چاہتے ہین
اگر آپ اپنی آنکھون کو ... محفوظ رکھنا چاہتے ہین

تو

صرف سرمۂ اکسیر چشم استعمال کیجئے

کیونکہ

سرمۂ اکسیر چشم ...
...
...
...
...

... مشہور ...
...
جیب خرچ ...
...
...
...
...

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ فداے طب حکیم راج نرائن دہلی

عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

کنجشک

[illegible] قوت مردمی کی نایاب دوا [illegible] جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے [illegible] مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ہے

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible] نہایت محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے [illegible] اودھ [illegible] عنبر و تازہ میووں کے [illegible] سے تیار کیا گیا ہے [illegible]

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے [illegible] اپنی قوت بزائل کی وجہ سے [illegible] فطرت افعال کی وجہ سے [illegible] [illegible] اپنا فائدہ دکھاتا ہے [illegible] کی امید کو بر لاتا ہے [illegible] بیان سے باہر ہے۔

فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے [illegible] قوت مردمی [illegible] [illegible] جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے [illegible] [illegible]

قیمت فی بکس [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے۔ صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ہر بیماری کا علاج خود کرو

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible] ایجنسی قبول نہیں کی جائے گی۔

(۴) [illegible]

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] کالم کے سرکاری اشتہار کے لیے [illegible] فی اشاعت۔

منیجر

[illegible] پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم [illegible] حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا